مشرقی پاکستان انتفاع زچگی آرڈیننس، 1958

مندرجات

۱۔ مختصر عنوان اور دائرکار۔

۲۔ تعریفات۔

۳۔ مخصوص مدت کے دوران فیکٹریوں میں عورتوں کی جانب سے کام یا ان کی ملازمت کی ممانعت۔

۴۔ انتفاع زچگی کی ادائیگی کا حق اور اس کے لیے ذمہ داری۔

۵۔ انتفاع زچگی کی ادائیگی سے متعلق طریقہ کار۔

۶۔ کسی خاتون کی موت ہو جانے کی صورت میں انتفاعِ زچگی کی ادائیگی۔

۷۔ مخصوص صورتوں میں خاتون کو برخاستگی کا کوئی نوٹس نہ دیا جانا۔

۸۔ غیر حاضری کی اجازی مدت کے دوران معاوضے کے لیے کام کرنے کی سزا۔

۹۔ کسی آجر کی جانب سے اس آرڈیننس کی خلاف ورزی کی سزا اور ہرجانے کی ادائیگی میں جرمانے کا استعمال۔

۱۰۔ جرائم کی سماعت۔

۱۱۔ مقدمہ چلانے سے انکار یا اس کی منظوری دینے کے خلاف اپیل۔

۱۲۔ میعاد۔

۱۳۔ قواعد۔

۱۴۔ اقتباسات کی نمائش۔

۱۵۔ تنسیخ اور مستثنیات۔

۱ــ[مشرقی پاکستان انتفاع زچگی آرڈیننس، 1958

مشرقی پاکستان آرڈیننس مجریہ 1958

[22دسمبر،1958]

صوبہ مشرقی پاکستان کے ۲ــ[اداروں] میں خواتین کی ملازمت سے متعلق قانون کی تدوین کرنے کا آرڈیننس۔

چونکہ یہ قرین مصلحت ہے کہ مغربی پاکستان کے صوبے کے ۲ــ[اداروں] میں خواتین کی ملازمت سے متعلق

قانون

کی تدوین کی جائے ؛

لہذا، اب، 7اکتوبر، 1958ء کے صدارتی اعلامیے کی تعمیل میں اور اس ضمن میں مجاز کرنے والے تمام اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے، گورنر مغربی پاکستان نے مندرجہ ذیل آرڈیننس وضع اور جاری کیا ہے۔

۱۔ **مختصر عنوان اور دائر کار۔** (۱) یہ آرڈیننس مشرقی پاکستان انتفاع زچگی آرڈیننس، 1958ء کے نام سے موسوم ہوگا۔

۳ــ[(۲) یہ پورے ۴ــ[پاکستان] پر وسعت پذیر ہوگا۔

۱۔ آرڈیننس ہذا گورنر مشرقی پاکستان کی جانب سے 17 دسمبر 1958ء کو جاری کیا گیا، مشرقی پاکستان گزٹ (غیر معمولی، میں 22 دسمبر 1958ء کو شائع کیا گیا، صفحات 21-1715؛ اس کو دستور پاکستان (1962) کے آرٹیکل 225 کی رو سے مستقل موثر بنایا جائے۔

۲۔ ایکٹ نمبر 11 بابت 1994ء کی دفعہ 2 اور جدول کی رو سے تبدیل کیا گیا۔

۳۔ مشرقی پاکستان آرڈیننس نمبر 7 مجریہ 1964 کی رو سے تبدیل کیا گیا۔

۴۔ الفاظ ''مشرقی پاکستان کا صوبہ، علاوہ ازیں قبائلی علاقہ جات'' کو صدارتی فرمان نمبر 4 مجریہ 1975ء کی رو سے تبدیل کیا گیا۔

11

۲۔ تعریفات۔ (۱) جب تک کہ سیاق وسباق بصورت دیگر تقاضا نہ کرے، اس آرڈیننس میں مندرجہ ذیل اصطلاحات کے معانی وہی ہوں گے جو انھیں بالترتیب بذریعہ ہذا دیے گئے ہیں، جو کہ یہ ہیں۔۔

(اے) ''بچے'' میں پیدائشی مردہ بچہ شامل ہے؛

[1][(بی) ''بہبودِ مزدوراں کے ڈائریکٹر'' سے ڈائریکٹوریٹ بہبودِ مزدوراں کا سربراہ مراد ہے، چاہے اسے کسی بھی نام سے پکارا جائے؛]

(سی) ''آجر'' سے مراد کوئی شخص ہے جو کسی خاتون کی تقرری کا حتمی اختیار رکھتا ہے؛

[2][(ڈی) ''ادارے'' سے کوئی ادارہ مراد ہے خواہ وہ صنعتی، تجارتی، زرعی یا کوئی دیگر ادارہ ہو؛]

(ای) ''حکومت'' سے [3][صوبائی حکومت] مراد ہے؛

(ایف) ''فیکٹریوں کے انسپکٹر'' سے کوئی شخص ہے جو فیکٹریز ایکٹ، 1934ء کے سیکشن 10 کے تحت فیکٹریوں کے انسپکٹر کی حیثیت سے مقرر کیا گیا ہو، مراد ہے؛

(جی) ''انتفاع زچگی'' سے اس آرڈیننس کی دفعات کے تحت [2][کسی ادارے] میں ملازمت کرنے والی خاتون کو قابل ادا رقم مراد ہے؛

(ایچ) ''طبّی معالج'' سے فیکٹریوں کے انسپکٹر کی منظوری سے آجر کی جانب سے اس آرڈیننس کے مقاصد کے لیے نامزد کردہ کوئی طبّی معالج مراد ہے؛

(آئی) ''صراحت کردہ'' سے اس آرڈیننس کے تحت وضع کردہ قواعد کے ذریعے صراحت کردہ مراد ہے؛

۱۔ صدارتی فرمان نمبر 4 مجریہ 1975ء کی رو سے تبدیل کیا گیا۔

۲۔ ایکٹ نمبر 11 بابت 1994ء کی دفعہ 2 اور جدول کی رو سے تبدیل کیا گیا۔

۳۔ صدارتی فرمان نمبر 4 مجریہ 1975ء کی رو سے الفاظ ''حکومت پاکستان'' سے تبدیل کیا گیا۔

(ج) ''پیدائشی مردہ بچے'' سے مراد کوئی بچہ ہے جسے اس کی ماں نے حمل کے اٹھائیس ہفتوں کے بعد جنم دیا ہے اور جس نے پیدا ہونے کے بعد کسی بھی وقت سانس نہیں لیا یا اس میں زندگی کے کوئی آثار نظر نہیں آئے ؛

(کے) ''اُجرت'' سے ادائیگی اُجرت ایکٹ، 1936ء کے سیکشن 2 کی شق (vi) میں بیان کردہ اُجرت مراد ہے؛ اور

(ایل) ''خاتون'' سے کوئی خاتون کارکن مراد ہے۔

(۲) اصطلاحات جو اس آرڈیننس میں استعمال ہوئی ہیں لیکن ان کی وضاحت نہیں کی گئی، ان کے وہی معانی ہوں گے جو فیکٹریز ایکٹ 1934ء میں انھیں بالترتیب دیے گئے ہیں۔

۳۔ مخصوص مدت کے دوران فیکٹریوں میں عورتوں کی جانب سے کام یا ان کی ملازمت کی ممانعت۔

کسی عورت کے بچے کو جنم دینے کی تاریخ کے بعد چھے ہفتوں کے دوران کوئی آجر دانستہ طور پر کسی خاتون کو ملازمت پر نہیں رکھے گا یا کوئی عورت کسی [ا][ادارے] میں ملازمت نہیں کرے گی۔

۴۔ [ا][انتفاع زچگی کی ادائیگی کا حق اور اس کے لیے ذمہ داری۔ (ا) اس آرڈیننس کی دفعات کے تابع کسی ادارے میں ملازمت پر مامور ہر عورت بچے کو جنم دینے سے فوری قبل اور بشمول اس تاریخ کے جس دن اس نے بچے کو جنم دیا اور اس دن کے چھے ہفتوں کے ہر دن کے لیے چھے ہفتوں کے عرصہ کے دوران اسے پہلے ادا کی گئی اُجرت کی شرح پر انتفاع زچگی کی ادائیگی کی حق دار ہوگی اور آجر اس کے لیے ذمہ دار ہوگا:

ا۔ ایکٹ نمبر 11 بابت 1994ء کی دفعہ 2 اور جدول کی رو سے تبدیل کیا گیا۔

11
مگر شرط یہ ہے کہ کوئی عورت انتفاع زچگی کی صرف اسی صورت میں حق دار ہوگی اگر وہ اُس آجر کے ادارے میں جس سے اس نے انتفاع زچگی کا مطالبہ کیا ہے، بچے کو جنم دینے کی تاریخ سے فوری پہلے کم سے کم چار مہینے سے ملازم ہو؛ اور

۲۔ ا ـ[☆ ☆☆]

۵۔ انتفاع زچگی کی ادائیگی سے متعلق طریقہ کار۔ (۱) کوئی بھی عورت جو انتفاع زچگی کی حق دار ہو:۔

(اے) جو حاملہ ہے، وہ مجوزہ دفارم میں ازخود زبانی یا تحریری شکل میں آجر کو نوٹس جمع کرواسکتی ہے کہ اس کی آئندہ چھے ہفتوں کے دوران حالتِ زچگی متوقع ہے اور اس میں سیکشن 6 کے مقاصد کے لیے کسی شخص کو نامزد کر سکتی ہے:

(بی) جس نے شق (اے) میں حوالہ دیا گیا نوٹس نہیں دیا تو وہ کسی بچے کو جنم کے سات دنوں کے اندر ایسا ہی نوٹس دے سکتی ہے کہ اس نے بچے کو جنم دیا ہے۔

(۲) ایسا نوٹس موصول ہونے پر آجر عورت کو ذیلی سیکشن (1) کی شق (اے) میں بیان کردہ معاملے میں نوٹس کی تاریخ کے بعد کی تاریخ سے اور اس کی شق (بی) میں بیان کردہ معاملے میں بچے کی پیدائش کی تاریخ سے چھے ہفتوں تک بچے کی پیدائش کے دن سے فیکٹری سے غیر حاضر رہنے کی اجازت دے گا۔

(۳) کوئی آجر عورت کی جانب سے منتخب کردہ مندرجہ ذیل طریقوں میں سے کسی میں اس کی حق دار کسی عورت کو بارہ ہفتوں کے لیے انتفاع زچگی ادا کرے گا:۔

ا۔ ایکٹ نمبر 11 بابت 1994ء کی رو سے حذف کیا گیا۔

11

(i) عورت کی چھ ہفتوں کے اندر حالت زچگی متوقع ہونے کے طبی معالج کے سرٹیفکیٹ کی فراہمی کے اڑتالیس گھنٹوں کے اندر، زچگی سے چھ ہفتے پہلے کے لیے اور اس عرصے کی بقیہ مدت کے لیے وہ زچگی کا ثبوت فراہم کرنے کے اڑتالیس گھنٹوں کے اندر۔ انتفاع زچگی کی حق دار ہوگی؛ یا

(ii) بچے کی پیدائش سے پہلے چھے ہفتے کے عرصے بشمول جنم دینے کے دن کے لیے یہ ثبوت پیش کرنے کے اڑتالیس گھنٹوں میں کہ اس نے بچے کو جنم دے دیا ہے اور بقیہ مذکورہ مدت کے لیے ایسا ثبوت پیش کرنے کے چھے ہفتوں کے اندر؛ یا

(iii) بارہ ہفتوں کے مذکورہ تمام عرصے کے لیے، یہ ثبوت پیش کرنے کے اڑتالیش گھنٹوں میں کہ اس نے بچے کو جنم دے دیا ہے:

مگر شرط یہ ہے کہ کوئی عورت کسی انتفاع زچگی یا اس کے کسی حصے جس کی ادائیگی اس ذیلی سیکشن کے تحت یہ ثبوت کو پیش کرنے سے مشروط ہے کہ اس نے کسی بچے کو جنم دیا ہے کی اُس وقت تک حق دار نہیں ہوگی جب تک کہ ثبوت بچے کی پیدائش سے چھے ماہ کے اندر نہ دے دیا جائے۔

(۴) ذیلی سیکشن (3) کے تحت مطلوبہ ثبوت رجسٹر پیدائش سے مصدقہ اقتباس ہوگا یا طبی معالج کی جانب سے دستخط شدہ کوئی سرٹیفکیٹ یا ایسا کوئی دیگر ثبوت جو آجر کو قابل قبول ہو۔

۶۔ کسی عورت کی موت ہو جانے کی صورت میں انتفاع زچگی کی ادائیگی:۔ (۱)

اگر اس آرڈیننس کے تحت انتفاع زچگی کی حق دار کوئی عورت بچے کی پیدائش کے دن یا اس کے بعد کے عرصے کے دوران جس میں وہ انتفاع زچگی کی حق دار ہے، وفات پا جاتی ہے تو سیکشن 4 کے ذیلی سیکشن (1) کے تحت، اس کی وفات کی وجہ سے آجر کی ذمہ داری ختم نہیں ہوگی اور وہ واجب الادا انتفاع زچگی [۱] [سیکشن 5 کے ذیلی سیکشن (1) کے تحت اس کی جانب سے نامزد کردہ کسی شخص کو اس کے تمام قانونی نمائندگان کے فائدے کے لیے، یا اگر اس نے کسی شخص کو نامزد نہیں کیا تو اس کے تمام قانونی نمائندگان کو] ادا کرے گا۔

۱۔ ایکٹ نمبر 8 بابت 1985ء کی سیکشن 2 کی رو سے تبدیل کیا گیا۔

11

(۲) اگر کوئی عورت اس عرصے کے دوران جس میں وہ انتفاع زچگی کی حق دار تھی لیکن اس نے بچے کو جنم نہیں دیا، وفات پا جاتی ہے تو آجر صرف اس عرصے تک کے لیے اور بشمول اس کی وفات کے دن کے، ذمہ دار ہوگا، تاہم سیکشن 5 کے ذیلی سیکشن (3) کی شق (i) کے تحت اسے ایسی ذمہ داری سے زائد ادا کی گئی کوئی رقم اس کے قانونی نمائندگان سے قابل وصول نہیں ہوگی؛ اور عورت کی وفات پر کوئی واجب الادا رقم سیکشن 5 کے ذیلی سیکشن (1) کے تحت اس کی جانب سے نامزد کردہ کسی شخص کو [1][اس کے تمام قانونی نمائندگان کے فائدے کے لیے، یا اگر اس نے کسی شخص کو نامزد نہیں کیا تو اس کے تمام قانونی نمائندگان کو] ادا کی جائے گی۔

۷۔ مخصوص صورتوں میں خاتون کو برخاستگی کا کوئی نوٹس نہ دیا جانا۔ (۱) جب کوئی عورت اس آرڈیننس کی دفعات کے مطابق بذات خود کام سے غیر حاضر رہتی ہے تو آجر کی جانب سے اسے ایسی غیر حاضری کے دوران یا ایسے کسی دن جب ایسی غیر حاضری کے دوران نوٹس کی میعاد ختم ہو جائے، برخاستگی کا نوٹس دینا غیر قانونی ہوگا۔

(۲) (اے) کسی آجر کی جانب سے کسی عورت کو بچے کی پیدائش سے چھے ماہ پہلے کے عرصے کے دوران معقول وجہ کے بغیر برخاستگی کا دیا گیا کوئی نوٹس اسے اس انتفاع زچگی سے محروم نہیں کرے گا جس کی وہ ایسے نوٹس کی عدم موجودگی میں اس آرڈیننس کے تحت حق دار ہوتی۔

(بی) اگر کوئی نوٹس سے متعلق یہ سوال پیدا ہو کہ آیا وہ برخاستگی کا کوئی نوٹس ہے یا نہیں جس پر شق (اے) کا اطلاق ہوتا ہے تو یہ سوال فیکٹریوں کے انسپکٹر کو بھیجا جائے گا؛ اور انسپکٹر کے فیصلے پر کوئی اپیل اس کے ساٹھ دن کے اندر فلاح مزدوراں کے ڈائریکٹر کو کی جائے گی جس کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

۱۔ ایکٹ نمبر 8 بابت 1985ء کی سیکشن 2 کی رو سے تبدیل کیا گیا۔

۸۔ غیر حاضری کی اجازی مدت کے دوران معاوضے کے لیے کام کرنے کی سزا۔ اگر کوئی عورت سیکشن 5 کی دفعات کے تحت اپنے آجر کی جانب سے غیر حاضر رہنے کی اجازت کے بعد کسی [۱][ادارے] میں کام کرتی ہے جس کے لیے وہ نقد یا جنس میں کوئی معاوضہ وصول کرتی ہے تو وہ دس روپے تک کے جرمانے کی مستوجب ہوگی۔

۹۔ کسی آجر کی جانب سے اس آرڈیننس کی خلاف ورزی کی سزا اور ہرجانے کی ادائیگی میں جرمانے کا استعمال۔ (۱) اگر کوئی آجر اس آرڈیننس کی کسی دفعہ کی خلاف ورزی کرتا ہے تو وہ پانچ سو روپے تک کے جرنامے کا مستوجب ہوگا۔

(۲) جب بھی کوئی عدالت اس سیکشن کے تحت کوئی جرمانہ عائد کرتی ہے یا اپیل نظر ثانی بصورت دیگر ایسی کسی سزا کی توثیق کرتی ہے تو اس فیصلے کا حکم جاری کرتے ہوئے وصول کیا گیا کل جرمانہ یا اس کا کوئی حصہ متعلقہ عورت کو، اسے کوئی نقصان یا ضرر پہنچنے کی صورت میں ہرجانے کی ادائیگی میں دے سکے گی۔

۱۰۔ جرائم کی سماعت۔ (۱) فیکٹریوں کے انسپکٹر کی جانب سے یا اس کی پیشگی منظوری کے علاوہ اس آرڈیننس کے تحت کوئی استغاثہ دائر نہیں کیا جائے گا اور ذیلی سیکشن (2) کے تحت اپیل کی میعاد ختم ہونے تک یا اگر ایسی کوئی اپیل دائر کی گئی ہو تو جب تک دائریکٹر فلاح مزدوراں اس پر اپنے حکم کے ذریعے استغاثہ کی منظوری نہ دے دے، ایسا کوئی استغاثہ دائر نہیں کیا جائے گا۔

(۲) جہاں فیکٹریوں کا انسپکٹر اس آرڈیننس کے تحت کوئی استغاثہ دائر کرنے یا اس کی منظوری دینے کا فیصلہ کرلے تو وہ فوری طور پر اس شخص کو جس کے خلاف درخواست دی گئی ہے اپنے حکم سے آگاہ کرے گا جو اس فیصلے کے خلاف مذکورہ حکم کی تاریخ سے تیس دن کے اندر ڈائریکٹر فلاح مزدوراں کو اپیل کرسکتا ہے؛ اور ایسی اپیل پر ڈائریکٹر فلاح مزدوراں کا فیصلہ حتمی ہوگا اور کسی مقدمے کے ذریعے یا بصورت دیگر اسے چیلنج نہیں کیا جائے گا۔

۱۔ ایکٹ نمبر 11 بابت 1994ء کی سیکشن 2 اور جدول کی رو سے تبدیل کیا گیا۔

(۳) مجسٹریٹ درجہ اوّل سے کم درجے کی کوئی بھی عدالت اس آرڈیننس یا اس کے تحت وضع کردہ کسی قاعدے
کے تحت کسی جرم کی سماعت نہیں کرے گی۔

۱۱۔ مقدمہ چلانے سے انکار یا اس کی منظوری دینے کے خلاف اپیل۔ جہاں کسی آجر یا کسی عورت [1][یا اس کی جانب سے نامزد کردہ کسی شخص یا اس کے قانونی نمائندگان میں سے کسی] کی جانب سے درخواست پر فیکٹریوں کا انسپکٹر اس آرڈیننس کے تحت استغاثہ دائر کرنے سے انکار کرتا ہے یا اس کی منظوری نہیں دیتا ہے تو وہ بلا تاخیر درخواست دہندہ کو اپنا استرداد کا حکم بھیجے گا اور مذکورہ حکم سے متاثرہ کوئی [1][درخواست دہندہ] اس کی تاریخ سے تیس دن کے اندر ڈائریکٹر فلاح مزدوراں کو اس حکم کے خلاف اپیل کر سکتا ہے ؛اور ایسی اپیل پر ڈائریکٹر فلاح مزدوراں کا فیصلہ [1][جو کہ درخواست دہندہ کو سماعت کا ایک موقع دینے کے بعد لیا جائے گا] حتمی ہوگا۔

۱۲۔ میعاد۔ کوئی عدالت آرڈیننس یا اس کے تحت وضع کردہ قواعد کے خلاف کسی جرم کی سماعت نہیں کرے گی جب تک کہ اس کی شکایت جرم کے مبینہ ارتکاب کی تاریخ سے چھ ماہ کے اندر فیکٹریوں کے انسپکٹر کو جمع نہ کروائی گئی ہو۔

۱۳۔ قواعد۔ حکومت اس آرڈیننس کے مقاصد کے حصول کے لیے قواعد وضع کر سکے گی۔

(۲) بالخصوص اور مذکورہ بالا اختیار کی عمومیت کو متاثر کیے بغیر، ایسے قواعد درج ذیل کے لیے بندوبست کر سکتے ہیں۔

(اے) افسران کی کوئی فہرست یا رجسٹر یا افسران کی مجموعی فہرست اور رجسٹر تیار کرنا اور باقاعدہ رکھنا اور ایسی افسران کی کسی فہرست یا رجسٹر یا افسران کی مجموعی فہرست اور رجسٹر میں یا فیکٹریز ایکٹ 1934ء کے سیکشن 41 کے تحت رکھے گئے یا رکھے گئے متصور ہونے والے رجسٹر میں درج کی جانے والی تفصیلات ؛

۱۔ ایکٹ نمبر 8 بابت 1985ء کی سیکشن 3 کی رو سے شامل اور تبدیل کیا گیا۔

(بی) فیکٹریوں کے انسپکٹر کی جانب سے اس آرڈیننس کے مقاصد کے لیے [1]-[ادارے] کا معائنہ؛

(سی) اس آرڈیننس کے مقاصد کے لیے فیکٹریوں کے انسپکٹر کی جانب سے اختیارات کا استعمال اور فرائض کی انجام دہی؛

(ڈی) زچگی ادائیگی کا طریقہ کار جس حد تک یہ اس آرڈیننس کے تحت بیان نہیں کیا گیا؛

(ای) سیکشن 5 کے ذیلی سیکشن (۱) کی شق (اے) اور شق (بی) کے تحت نوٹس کی صورتیں؛ اور

(ایف) سیکشن 7 کے ذیلی سیکشن (2) یا سیکشن 10 کے ذیلی سیکشن (2) یا سیکشن 11 کے تحت اپیلوں کے تصفیے میں اپنایا جانے والا طریق کار۔

(۳) ایسا کوئی قاعدہ یہ بیان کرسکتا ہے کہ اس کی کسی خلاف ورزی پر دوسو پچاس روپے کے جرمانے کی سزا ہو سکتی ہے۔

(۴) اس آرڈیننس کے تحت بنائے گئے تمام قواعد وضع کرنے کے بعد جتنا جلد ہو سکے [1]-☆☆☆ صوبائی اسمبلی کے سامنے پیش کیے جائیں گے اور اگر اسمبلی اس کے سامنے قاعدے کے پیش کیے جانے کے بعد اگلے سات دن کے اندر جن میں اسمبلی کا اجلاس ہونا ہے، قرارداد پاس کرتی ہے کہ قاعدہ منسوخ کیا جائے گا تو قاعدہ اس کے تحت پہلے سے کیے گئے کسی امر کے جواز یا کسی نئے قاعدے کی وضع کاری کو متاثر کیے بغیر فوری طور پر کالعدم ہو جائے گا۔

۱۴۔ اقتباسات کی نمائش۔ اس آرڈیننس کی دفعات اور اس کے تحت قواعد کا اقتباس علاقائی زبان میں آجر کی جانب سے [2]-[ادارے] جہاں عورتوں کو کام پر رکھا گیا ہو کے ہر حصے میں واضح انداز میں آویزاں کیا جائے گا۔

۱۔ صدارتی فرمان 4 مجریہ 1975ء کی رو سے الفاظ ''مغربی پاکستان'' کو حذف کیا گیا۔

۲۔ ایکٹ نمبر 11 بابت 1994ء کی سیکشن 2 اور جدول کی رو سے تبدیل کیا گیا۔

۱۵۔ تنسیخ اور مستثنیات۔ (۱) حسب ذیل قوانین کو بذریعہ ہذا منسوخ کیا جاتا ہے۔۔

[1][(الف) سندھ انتفاع زچگی ایکٹ،1929ء؛

(الف الف) بمبئی انتفاع زچگی ایکٹ 1929ء، جو کراچی کے ضلع میں لاگو ہوتا ہے۔

(ب) پنجاب انتفاع زچگی ایکٹ،1943ء

(۲) ذیلی دفعہ (۱) میں متذکرہ قوانین کی تنسیخ کے باوجود، مذکورہ قوانین کے احکامات کے تحت کیئے گئے تمام امور، کی گئی کارروائی، عائد کردہ وجوب، ذمے داری، جرمانہ یا سزا، تحقیقات یا قانونی کارروائی کا آغاز، افسران کی تقرری، مجاز کردہ اشخاص، دائرہ اختیار یا عطاء کردہ اختیارات، وضع کردہ قاعدے اور جاری کردہ حکم، اگر اس آرڈیننس کے احکامات سے متناقص نہ ہوں تو، بدستور نافذ رہیں گے اور جہاں تک ممکن ہو، اس آرڈیننس کے تحت بالترتیب کیئے گئے، کی گئی، عائد کردہ، شروع کردہ، تقرر کردہ، عطاء کردہ، وضع کردہ یا جاری کردہ متصور ہوگی؛

۱۔ مشرقی پاکستان آرڈیننس نمبر 7 مجریہ 1964ء کی رو سے شق (الف) تبدیل کی گئی۔